Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۰ صفر ۱۳۹۷ھ ۹ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش ۹ فروری ۱۹۷۷ء	نمبر ۳۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ تبلیغ - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

معدہ کی سوزش میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے فرق ہے

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۹ تبلیغ - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم مولانا محمد صادق صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا آنکھ کے اپریشن کے سلسلہ میں کراچی تشریف لے گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور بینائی کو بحال فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے پسر عزیزم نعیم الدین احمد کو بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتخار الدین احمد نام رکھا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادمِ دین، خوش نصیب اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(خاکسار صلاح الدین احمد مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

ممبران شوریٰ سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کا اجلاس

ممبران شوریٰ سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کا ایک ضروری اجلاس مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب دار الضیافت ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ ممبران سب کمیٹی مقررہ تاریخ کو اجلاس میں شمولیت فرماویں۔ ممبرانِ کرام کی خدمت میں الگ اطلاع بھی بھجوا دی گئی ہے۔

(سیکرٹری شوریٰ سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وصیّت کے بابرکت نظام میں شامل ہونیوالوں کیلئے دردمندانہ دعائیں

یہ وہ لوگ ہوں جنہوں نے درحقیقت دُنیا کی محبّت چھوڑ دی اور وہ خدا کے لئے ہو گئے

"مَیں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم کر لیا اور دُنیا کی محبّت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا ربّ العالمین۔

پھر مَیں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دُنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

پھر مَیں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور و رحیم تُو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچّا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور طاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تُو راضی ہے اور جن کو تُو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبّت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پُورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبّت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا ربّ العالمین"

(رسالہ الوصیّت صفحہ ۲۵، ۲۶)

(مرسلہ صدر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ر تبلیغ ۱۳۵۶ ہش
۹ر فروری ۱۹۷۷ء

ہمارے کرنے کے کام

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کو غلبۂ حق کے جس عظیم مقصد کے پیشِ نظر دنیا میں مبعوث فرماتا ہے انہیں اُس میں کامیابی کی عظیم الشان بشارتوں سے ضرور نوازتا ہے۔ وہ بشارتیں پوری ہو کر ان کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ لیکن یہ بشارتیں اللہ تعالیٰ کی مصلحت اور سُنّت کے بموجب بتدریج اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں۔

درمیانی عرصہ میں مومنوں کو ابتلاؤں اور آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور بسا اوقات ابتلاؤں اور آزمائشوں کا سلسلہ لمبا ہوتا چلا جاتا ہے اور مصلحتِ الٰہی کے ماتحت انہیں ایک طویل عرصہ تک بہت صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ہر چند کہ مومن یہی چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے جلد پورے ہوں اور وہ حق کو دُنیا میں غالب آتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تاہم ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس درمیانی زمانہ میں کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار کئے بغیر اولوالعزمی سے کام لیتے ہوئے صبر و ثبات کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور اُس وقت تک صبر کا مظاہرہ کرتے چلے جائیں جب تک کہ خدائی وعدوں اور بشارتوں کے پورا ہونے کا وقت نہ آجائے اور خدا تعالیٰ حق کو پورے طور پر دُنیا میں غالب نہ کر دکھائے۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابۂ کرامؓ کو مشکلات و مصائب اور ابتلاء و آزمائش کے ایک طویل دَور میں سے گزرنا پڑا۔ اُس زمانہ میں آپؐ کو اور آپؐ کی وساطت سے مومنوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بار بار یہی ہدایت ملتی رہی کہ:۔

(۱) فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ (الاحقاف آیت ۳۶)

ترجمہ:۔ پس (اے نبی!) تو بھی (اسی طرح) صبر کر جس طرح پختہ ارادے والے رسول (تجھ سے پہلے) صبر کر چکے ہیں اور ان کے لئے (یہ دعا نہ کر) کہ ان پر جلدی عذاب آجائے۔

(۲) فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ٥ (طٰہٰ آیت ۱۳۱)

ترجمہ:۔ پس جو کچھ یہ (لوگ) کہتے ہیں تُو اس پر صبر کر (کیونکہ تیرے رب کی سُنّت یہی ہے کہ رحم سے کام لیا جائے) اور سُورج کے چڑھنے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بھی کیا کر اور رات کے مختلف حصّوں اور (اسی طرح) دن کے سب حصّوں میں بھی اس کی تسبیح کیا کر تاکہ (اس کے فضل کو حاصل کر کے) تُو خوش ہو جائے۔

(۳) فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ٥ (الرّوم آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ پس (اے قرآن کے مخاطب) استقلال سے (اپنے ایمان پر) قائم رہ۔ اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا اور چاہیئے کہ جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ تجھے دھوکہ دے کر (اپنی جگہ سے) ہٹا نہ دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے اللہ تعالیٰ کے ان احکام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مخالفوں کی ایذا رسانیوں، دلآزاریوں اور انسانیت سوز مظالم پر اولوالعزمی سے کام لیتے ہوئے صبر و ثبات کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا کہ تاریخِ عالم جس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آخر خدا تعالیٰ وہ وقت لے آیا کہ جب اس نے غلبۂ اسلام کے تمام وعدے پورے کر دکھائے اور فی الحقیقت اسلام اس طور سے غالب آیا کہ اسلام کو دُنیا سے مٹانے کا عزم کرنے والے خود عاجز و درماندہ ہو کر اسلام کی آغوش میں آئے بغیر نہ رہے۔ الغرض خدائی وعدے پورے ہوئے اور ضرور ہوئے لیکن ہوئے اپنے وقت پر۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور بشارت کے مطابق مبعوث ہونے والے آنحضورؐ کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ساری دُنیا میں اسلام کے غالب آنے سے متعلق نہایت عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے۔ یہ بشارتیں اوّل دن سے بتدریج پوری ہوتی چلی آرہی ہیں اور اُس وقت تک پوری ہوتی چلی جائیں گی جب تک کہ خدائی وعدوں کے بموجب اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب نہ آجائے۔ ضرور تھا کہ آپ کی اور آپ کا ساتھ دینے والوں کی بھی مخالفت ہوتی۔ چنانچہ مخالفت ہوئی اور بڑی شدت سے ہوئی اور اُس وقت تک ہوتی چلی جائے گی جب تک کہ خدائی وعدوں کے بہ تمام و کمال پورا ہونے کا موعودہ اور مقررہ وقت نہ آجائے۔ آپ نے بھی خدائی حکم کے مطابق اپنی جماعت کو اولوالعزمی کا مظاہرہ کرنے اور صبر و ثبات کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے ۲۶ مئی ۱۹۰۲ء کو اپنے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں بڑی تاکید سے اپنی جماعت کو جہاں کہیں وہ ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ کسی قسم کا مباحثہ، مقابلہ اور مجادلہ نہ کریں۔ اگر کہیں کسی کو کوئی درشت اور ناملائم بات سُننے کا اتفاق ہو تو اعراض کرے۔ مَیں بڑے وثوق اور سچے ایمان سے کہتا ہوں کہ مَیں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری تائید میں آسمان پر خاص تیاری ہو رہی ہے۔ ہماری طرف سے ہر پہلو کے لحاظ سے لوگوں پر حجت پوری ہو چکی ہے اِس لئے اب خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے اُس کارروائی کے کرنے کا ارادہ فرمایا ہے جو وہ اپنی سُنّتِ قدیم کے موافق اتمامِ حجت کے بعد کیا کرتا ہے... خدا تعالیٰ اپنے مصالح اور سُنن کے لحاظ سے بڑے توقف اور حلم کے ساتھ کام کرتا ہے لیکن آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو ایسا کچلا اور پیسا کہ ان کا نام و نشان مٹا دیا۔ اِسی طرح پر ممکن ہے کہ ہماری جماعت کے بعض لوگ طرح طرح کی گالیاں، افترا پردازیاں اور بدزبانیاں خدا تعالیٰ کے سچے سلسلہ کی نسبت سُنکر اضطراب اور استعجال میں پڑیں مگر انہیں خدا تعالیٰ کی اُس سُنّت کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتی گئی ہمیشہ ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیئے۔ اِس لئے مَیں پھر اور بار بار بتاکید حکم کرتا ہوں کہ جنگ و جدال کے مجمعوں، تحریکوں اور تقریبوں سے کنارہ کشی کرو۔ اِس لئے کہ جو کام تم کرنا چاہتے ہو یعنی دشمنوں پر حجت پوری کرنا وہ اب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم ص۲۸۲، ص۲۸۳)

اِس کے بعد آپ نے انہیں یہ بتاتے ہوئے کہ ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیئے انہیں قرآنی تعلیم کے مطابق حکم دیا کہ وہ صبر و ثبات کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور دعاؤں، عبادات، ذکرِ الٰہی اور تزکیۂ نفس پر زور دیں تا خدا تعالیٰ جس نے اِس سارے معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جلد اپنے وعدوں کو پُورا فرمائے اور جب تک وعدے پورے نہ ہوں وہ انہیں اولوالعزمی کا مظاہرہ کرنے اور صبر و ثبات سے کام لینے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"تمہارا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادتِ الٰہی اور تزکیہ و تصفیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ۔ اِس طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالیٰ کی اُن عنایات اور توجہات کا جن کا اُس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہوں گی مگر تم خواہ نخواہ ان پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ ہر قسم کے حسد، کینہ، بُغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے والعاقبة عند ربك للمتقين۔ اِس لئے متقی بننے کی فکر کرو۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۲۸۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت راشدہ پر اہم اعتراضات اور اُن کے جوابات

محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

(۶)

چوتھا اعتراض

خلافت راشدہ اور مطالبہ عزل

چنانچہ ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ خلافت راشدہ کے نظام کے معتقدین کے نزدیک ایک دفعہ جب خلیفہ منتخب ہو جائے تو پھر اس منصب سے معزول یا دست بردار نہیں ہو سکتا حالانکہ اگر خلیفہ بیمار ہو جائے یا بوڑھا ہو جائے اور کام کے قابل نہ رہے یا وہ کسی ایسی غلطی کا مرتکب ہو کہ جو اسے قوم کی نظروں سے گرا دے تو ایسی صورت میں قوم کو خرابی سے محفوظ رکھنے کے لئے نئے خلیفہ کے انتخاب کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں رہتا۔ ایسی صورت میں کیوں نہ پہلے خلیفہ کو معزول کر دیا جائے جبکہ وہ اس منصب پر فائز بھی بذریعہ انتخاب ہوا ہے

دست برداری کے مطالبہ کیلئے وجوہ درست نہیں

اس کا جواب یہ ہے کہ خلافت راشدہ تو ایک روحانی منصب اور آسمانی نظام ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص تصرف اور وحی خفی کے نتیجہ میں نبی کی وفات کے بعد اس کے مشن کی تکمیل کے لئے قائم کیا جاتا ہے یہ درست ہے کہ مصلحت الٰہی سے اس میں بظاہر لوگوں کی رائے کا بھی دخل ہوتا ہے۔ مگر حقیقتہً خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے ماتحت یہ منصب قائم ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کا یہ ایک خاص انعام بھی ہے بنا بریں اس کے متعلق کسی صورت میں عزل کا سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا اگر خدانخواستہ ان وجوہ کو جو خلافت سے عزل اور دست برداری کے لئے پیش کی جاتی ہیں درست تسلیم کر لیا جائے اور انہیں عزل کا موجب سمجھ لیا جائے تو پھر انہی وجوہ کی بناء پر لوگ ہر نبی سے بھی عزل کا مطالبہ کرنے لگیں گے کیونکہ نبی بھی بیمار ہو سکتا ہے، بوڑھا ہو سکتا ہے اور کئی دیگر ایسے عوارض کا مورد ہو سکتا ہے۔ جو بشریت کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں تو کیا ان کی بناء پر نبی سے بھی معزول ہونے کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اس کے جانشین اور اسی کے رنگ میں رنگین خلیفہ سے جس کی تقرری بالواسطہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو کیسے عزل کا مطالبہ ہو سکتا ہے

بابرکت وجود بیماری وغیرہ سے بے برکت نہیں ہوتے

یاد رہے کہ کسی مبارک وجود کی برکت بیماری یا بڑھاپے سے کم ہوتی ہے اور نہ اُٹھ جاتی ہے۔ وہ انبیاء جو سخت ترین بیماریوں میں مبتلا ہوئے یا جنہیں دشمنوں کی طرف سے خطرناک اذیتوں کا نشانہ بننا پڑا زخمی ہوئے یا قریب المرگ ہو گئے ان سے وہ برکتیں جو ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نے وابستہ کی تھیں کیا چھین لی گئی تھیں؟ ظاہر ہے کہ وہ برکتیں ان کے بڑھاپے اور ان کی بیماریوں کے باوجود ان سے وابستہ رہیں اور جب وہ برکتیں ان میں ویسی کی ویسی ہی رہتی ہیں تو پھر ان کی دست برداری اور ان سے عزل کا مطالبہ کیسا؟

جامہ خلافت کو اُتارنے کا مطالبہ منافقت ہے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتراض کا اپنی زندگی میں ہی اپنے اس خاص ارشاد کے ذریعہ جواب دے دیا تھا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا تھا کہ

"خدا تجھے ایک قمیص پہنائیگا مگر منافق لوگ اسے اتارنا چاہیں گے لیکن تم اسے ہرگز نہ اتارنا" اصل حوالہ میں پہلے اعتراض کے جواب میں بیان کر چکا ہوں اس مختصر اور واضح ارشاد میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں خلافت کے بابرکت مقام اور اس کی خاص پوزیشن کو واضح کیا کہ یہ نظام خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم ہوتا ہے وہاں یہ بھی واضح کر دیا کہ اس مقام سے کسی کو الگ کرنے اور دست بردار کرنے کی کوشش ایک ناپاک اور منافقانہ حرکت کا ارتکاب ہے

حضرت عثمانؓ کا دست برداری سے انکار

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کے اس ارشاد کی تعمیل میں جو نمونہ پیش کیا اور جو رویہ اختیار کیا وہ بھی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ خلافت راشدہ کے مقام پر جو خلیفہ فائز ہو اس سے عزل اور دست برداری کا مطالبہ کرنا خدا تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی اور اس کے دئیے ہوئے انعام کی بےحرمتی ہے۔ فتنہ پردازوں نے جب اپنی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اہل مدینہ منورہ انتہائی خطرناک حالات میں مبتلا کر دئے گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عزل اور دست برداری کا مطالبہ کیا گیا تو باوجود اس کے کہ آپ کی جان خطرہ میں تھی ہر طرف سے محاصرہ تھا۔ آپ نے فتنہ پردازوں اور منافقین کے مطالبہ کو اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مسترد کر دیا اور فرمایا:-

"ما کنت لاخلع سربالا سربلنیہ اللہ تعالیٰ عزوجل"

(الطبری جلد ۲ صفحہ ۱۲)

کہ میں اس قمیص کو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنائی ہے کسی حالت میں بھی اتارنے کے لئے تیار نہیں۔ اور بالآخر جان جان آفرین کو دے دی مگر ان کے مطالبہ کو تسلیم نہ کیا۔ خدا کے محبوب رسولؐ کا محبوب صحابی اور ذی شان خلیفہ اسلام کے حکم اور حکم خداوندی کے منشاء سے خوب واقف تھا اور جانتا تھا کہ امت مسلمہ کو تباہ و برباد کرنے کی یہ سازش ہے اور خدا کا بنایا ہوا خلیفہ اس سازش میں شریک نہیں ہو سکتا۔ اسلئے آپ نے منافقین کے مطالبہ عزل کو ٹھکرا دیا۔ جان دیدی مگر اس مطالبہ کو تسلیم نہ کیا۔

مطالبہ عزل معقولیت سے خالی ہے

سچی بات یہی ہے کہ خلفاء راشدین کے بارہ میں عزل کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا اور یہ مطالبہ معقولیت سے کوسوں دور ہے۔ ان انبیاء کی طرح ان کے عزل کی ایک ہی صورت ہے کہ خدا انہیں موت کے ذریعہ دنیا سے اٹھالے۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول فرماتے ہیں:-

(۱) "مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی ..... خدا تعالیٰ نے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو۔ تم معزول کی طاقت نہیں رکھتے۔

(الحکم ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء)

پس اگر یہ حقیقت ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بار بار اعلان فرمایا ہے اور جیسا کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ اور دیگر خلفاء کے معاملہ میں صراحت فرمائی ہے تو عزل کا سوال کسی سچے مومن کے دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا اسلام تو اس ضبط و نظم کا مذہب ہے کہ اس نے دنیوی حکمرانوں کے متعلق بھی جو محض لوگوں کی رائے یا وراثت کی صورت میں مختلف حکومت پر فائز ہوتے ہیں یہ تعلیم دی ہے کہ ان کے خلاف بغاوت و سرکشی اور عزل کی کوشش کے درپے نہ ہوں الا ان تروا کفراً بواحاً۔ سوائے اس کے کہ تم ان کے رویہ میں خدائی قانون کا صریح بغاوت پاؤ۔ تو کیا وہ خدا کے بنائے ہوئے خلفاء اور نبی کے مقدس جانشینوں کے متعلق عزل کی اجازت دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں اور ہرگز نہیں۔

حضرت علیؓ مطالبہ عزل خلاف اسلام سمجھتے تھے

خوارج بھی تو مسئلہ تحکیم کے باعث، یہی چاہتے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت سے دست بردار ہو جائیں مگر اس کے مقابل پر حضرت علیؓ کا ردّ عمل کیا تھا تاریخ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ اگر عزل اور دست برداری جائز ہوتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خوارج کے مقابل پر تلوار اٹھانے کی بجائے دست بردار ہو جاتے اور معزول ہو کر نئے خلیفہ کے لئے جگہ خالی کر دیتے مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہوں نے ایسا نہیں کیا وہ اس کو جائز
اور درست نہیں سمجھتے تھے وہ امت
مسلمہ کے لئے اس قسم کے مطالبہ کو تباہی
کے مترادف گردانتے تھے۔ بنا بریں ایک
سچے اصول کے قیام کے لئے انہوں نے
جنگ قبول کی اور ہزارہا خوارج کو
موت کے گھاٹ اتار دیا لیکن دستبرداری
کو قبول نہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی
یہ روش کیا اس بات کی واضح دلیل نہیں کہ
آپ خلافت سے دستبرداری کے مطالبہ
کو سراسر خلاف اسلام حرکت سمجھتے تھے
ہر خلیفہ راشد اسی اصول پر کاربند ہوتا
ہے وہ اس قسم کے مطالبات کو مسترد کر
دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے دئے ہوئے
انعام کی قدر کرتا اور اس کی پہنائی
ہوئی قمیص کو اتارنے سے گریز کرتا بلکہ
اس کی حفاظت کرتا ہے۔ حضرت مصلح
موعود رضی اللہ عنہ نے اس حقیقت
کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

"مجھے اس خدا نے اسی طرح
خلیفہ بنایا ہے جس طرح
پہلوں کو بنایا گیا تھا۔ گو میں
حیران ہوں کہ وہ میرے
جیسا نالائق انسان اسے
کس طرح پسند آگیا لیکن
جو کچھ بھی ہو اس نے مجھے
پسند کیا اور اب کوئی انسان
اس کرتہ کو مجھ سے اتار نہیں
سکتا جو اس نے مجھے پہنایا ہے
یہ خدا کی دین ہے اور کون
انسان ہے جو خدا کے
عطیہ کو مجھ سے چھین لے"
(کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے ص)

بیماری اور کمزوری کا علاج دعا ہے

اس اعتراض کے جواب کے سلسلہ
میں یہ بات بھی دوستوں کے ذہن نشین
رہنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن
کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ
قول درج ہے وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ
يَشْفِيْنِ (الشعراء آیت ۸۰) کہ جب میں
بیماری اور کمزوری کا شکار ہوتا ہوں تو
خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اور وہ
اپنے فضل و کرم سے میری دعا کو قبول
فرماتا ہے اور مجھے شفاء عطا فرماتا ہے
پس بیماری اور کمزوری کا علاج خدا تعالیٰ
کے اختیار میں ہے اور اس کا طریق دعا
ہے نہ کہ عزل اور دستبرداری کے
مطالبے جس کی کوکھ سے نئے نئے فتنے
نکلتے چلے جاتے ہیں اور قوم کی تباہی
و بربادی کا موجب بنتے ہیں۔ العیاذ باللہ

حضرت ملک غلام فرید صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی یادیں

مکرم ملک محمود احمد صاحب ٹمپل روڈ لاہور

میرے والد مرحوم ملک غلام فرید صاحب
کس پایہ کے عالم تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ
نے کس درجہ کا فہم قرآن عطا فرمایا تھا
وہ کس مرتبہ کے متقی تھے اور کس خلوص
کے واقف اور جانثار اور وفاکار
خادم احمدیت تھے۔ ان کیفیات کا
صحیح بیان اس احمدی کو زیب دے
سکتا ہے جو خود ان صفات سے متصف
ہو۔ اسلئے میرا اس بارہ میں وثوق و
اعتماد سے لکھنا ایک بے جا جسارت
ہوگی۔ لیکن ایک قدیم مقولہ ہے "۔
اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِيْهِ۔ اسلئے
میرے لئے یہ کہنا بھی نازیبا ہوگا کہ میں
اپنے حضرت والد مرحوم کے مکارم
اخلاق اور ان کے عشق قرآن سے
ناواقف ہوں۔ ویسے تو حضرت خلیفة
المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ
العزیز نے اپنے معنی سے معمور ایک
فقرہ میں والد مغفور کے متعلق سب
کچھ کہہ دیا جو میں اپنی طویل تحریر میں
بیان نہیں کر سکتا۔ نماز جنازہ پڑھانے
سے پہلے خطبہ جمعہ میں اپنے کلمات طیبات
میں یہ فرمایا: "کہ احباب اپنی مغفرت
کے لئے نماز جنازہ میں ضرور شامل
ہوں" اس اجمال میں ایک روح افزا
جمال ہے اور یہ حسن کلام کا نادر نمونہ
ہے

میں محض ایک فرض کے طور پر اپنے
والد مرحوم کی زندگی کے ایک پہلو خدمت
قرآن کے متعلق کچھ عرض کرنا ضروری
سمجھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ
السلام کو انہوں نے بچپن کی حالت
میں دیکھا اور ایسا دیکھا کہ حضور کے
مقدس عشق کے ہو کر رہ گئے۔ اس
کے بعد ان کی قلبی کیفیت یہ تھی:۔

"اب نہ کہیں نگاہ ہے
اب نہ کوئی نگاہ میں"

حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی
اللہ عنہ سریر آرائے خلافت ہوئے
تو انہوں نے احمدی نوجوانوں سے زندگی
وقف کرنے کی تلقین فرمائی یہ آواز
سروش بن کر میرے والد مرحوم کے
دل و دماغ پر اثر انداز ہوئی انہوں
نے سب سے پہلے زندگی وقف کرنے کی
سعادت حاصل کی

"غافل نے ادھر دیکھا
عاقل نے ادھر دیکھا"

✕

انہوں نے حضرت خلیفة المسیح
الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درس
قرآن سے نہ صرف عشق حاصل کیا بلکہ
فہم قرآن سے بھی بہرہ اندوز ہوتے
اس وقت سے ہی انہوں نے عشق
قرآن اور خدمت قرآن کو اپنا نصب
العین بنا لیا اور یہی حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی بعثت کا مقصد تھا
حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔ خَيْرُكُمْ
مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔
(تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو
قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں
اور تعلیم دیتے ہیں) ایک اور حدیث
میں بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فَقَدِ
اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ
غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُوْحٰى (جس نے قرآن
پاک پڑھ لیا اس نے گویا علم نبوت
اپنے پہلوؤں میں سمو لیا سوائے
اس کے کہ اس پر وحی نہیں آسکتی)
یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ
قرآن کریم کا مطالعہ ہی والد صاحب
کا اوڑھنا بچھونا رہا۔ حضرت مسیح
موعود علیہ السلام نے قرآن کریم پر
جو بے مثال نعتیں رقم فرمائی ہیں۔ ان کے
مطالعہ نے والد مرحوم کے دل میں ایسی
جوت جگادی جو مرتے دم تک روشن
رہی اور نہ صرف ان کی زندگی کو بلکہ ان
سے رابطہ رکھنے والوں کے قلوب کو
منور کرتی رہی وہ "خود نیست ممکن
جز بقرآن زیستن" کا زندہ
نمونہ تھے۔ قرآن کریم ہی ان کی زندگی
کا چاند رہا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم
سے ان کے شوق فراواں کو قبول فرمایا
اور حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی
اللہ عنہ نے ان کو "ترجمة القرآن"
کی مجلس کا رکن نامزد کیا۔ اس بورڈ کے
باقی دو اراکین حضرت صاحبزادہ مرزا
بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ پھر ایسا وقت
جلد آگیا۔ کہ یہ مقدس فریضہ سارے
کا سارا ان کو تفویض ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ
نے خود فرمایا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا
فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
سُبُلَنَا۔

والد مرحوم نے کئی سال دن رات
کی محنت سے اس مبارک کام کی تکمیل کی
اور چار جلدوں میں انگریزی تفسیر کی
انہوں نے بتایا کہ میں نے ترجمہ پروف
ریڈنگ کے وقت چھپن مرتبہ قرآن مجید کی
ہر آیت کو پڑھا۔ مبادا کوئی غلطی نہ رہ
جائے۔ اس تفسیری کام میں حضرت خلیفة
المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درس
تقاریر خطبات نے نجم الہدیٰ کا کام کیا
اسکے بعد ان جلدوں کی تلخیص کا بیڑا اٹھایا
اور ڈیڑھ ہزار صفحات پر ایک جلد
مکمل شائع کی۔ ہرچند کہ تعصب کے
طوفان کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ پھر
بھی یہ تفسیر اونچے اہل علم کے طبقہ میں
مقبول ہے۔

والد مرحوم فطرتاً ہی الفت و محبت
کے انسان تھے۔ اور راست بازی اور
راست گوئی ان کا طغرائے امتیاز رہا
قرآن کریم کی شبانہ روز خدمت نے ان کے
کلام میں ایک ایسی تاثیر پیدا کر دی تھی کہ جو
بھی ان سے ہم کلام ہوا وہ احمدیت کے
متعلق اثر لے کر گیا۔ جو تعصب کو ہی
اپنا دین سمجھتے تھے۔ وہ بھی جب ان سے
ملے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی تعلیمات کے متعلق مذاکرہ ہوا تو وہ
بھی اس حال میں لوٹے کہ ان کا تعصب اور
بغض بہت حد تک یا کلیتہً مٹ چکے تھے
وہ نظام خلافت کی برکات کے
نقیب تھے۔ احباب جوق در جوق ان
کے پاس آتے تھے اور ان کی پُرحلاوت
باتوں سے مستفیض ہو کر جاتے۔ ان کی
یادگار انگریزی تفسیر کے علاوہ ان
کے سینکڑوں مضامین ہیں جو انہوں نے
The Sunrise اور
The Review of Religions میں
بطور مدیر لکھے۔ جو نثر ادبوں کی مشعل راہ
بن سکتے ہیں۔

گھر میں اولاد کی اخلاقی تربیت پر
ان کی حکیمانہ توجہات مرکوز رہیں۔ اس

(باقی ص ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

(ماہ دسمبر ۱۹۷۶ء)

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گجرات	۱۰۰ ــــ ۰۰
۲- صدر صاحب جماعت احمدیہ چک ۲۷۵ گ۔ب شیر کا ضلع لائلپور	۱۰ ــــ ۰۰
۳- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ از لجنہ اماء اللہ کراچی	۱۱۳ ــــ ۰۰
۴- حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ	۱۰ ــــ ۰۰
۵- پروفیسر ڈاکٹر بشیر باسط صاحب بہاولپور	۱۰ ــــ ۰۰
۶- چوہدری محمد ابراہیم صاحب جھنگ صدر	۱۰ ــــ ۰۰
۷- دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ از لجنہ سانگلہ ہل	۱۳۱ ــــ ۰۰
۸- امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور	۱۰ ــــ ۰۰
۹- امۃ الرشید صاحبہ نواب شاہ	۵۰ ــــ ۰۰
۱۰- جماعت احمدیہ چک 95/12-L ضلع ساہیوال	۱۰ ــــ ۰۰
۱۱- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ از لجنہ اماء اللہ لاہور	۱۰ ــــ ۰۰
۱۲- ارشد محمود صاحب سیکرٹری مال پنڈ دادنخان منجانب والدین مرحومین	۱۵ ــــ ۰۰
۱۳- منور احمد صاحب سلہوکے ضلع گوجرانوالہ	۷۵ ــــ ۰۰
۱۴- دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ از زبیدہ بیگم صاحبہ خوشاب	۲۵ ــــ ۰۰
۱۵- بچگان ملک عبدالمالک صاحب ددامیال	۱۰ ــــ ۰۰
۱۶- چوہدری محمد اشرف صاحب سیالکوٹ	۱۰۰ ــــ ۰۰
۱۷- خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل کریم صاحب "	۱۰ ــــ ۰۰
۱۸- ظہور احمد صاحب معرفت نصیر احمد صاحب "	۱۵۰ ــــ ۰۰
۱۹- نصیر احمد صاحب صراف "	۱۰۰ ــــ ۰۰
۲۰- امۃ المومن صاحبہ اہلیہ عبدالحی صاحب "	۴۰ ــــ ۰۰
۲۱- انیس احمد صاحب "	۱۰۰ ــــ ۰۰
۲۲- چوہدری احسان الٰہی صاحب صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ	۲۰ ــــ ۰۰
۲۳- دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۲۳ ــــ ۸۵
۲۴- حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۲۵ ــــ ۰۰

مطالعہ کتب

ماہ تبلیغ / فروری ۱۹۷۷ء میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "انفاخ قدسیہ" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین خدام سے مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خالی آسامیاں

تربیلا پاور ہاؤس میں ڈرافسمین۔ ٹریسرز۔ ائیرکنڈیشننگ سپروائزر۔ ائیرکنڈیشننگ مکینک ٹیلیفون سپروائزر ٹیلیفون لائن مین (line man) کاربینٹر سٹینوگرافر II۔ سینئر کلرک۔ جونیئر کلرک کی آسامیاں خالی ہیں۔ مفت رہائش۔ مفت طبی سہولتیں مفت بجلی۔ پراویڈنٹ فنڈ اور دیگر الاؤنس۔ ٹائپ شدہ درخواستیں چیف انجینئر (پاور) تربیلا ڈیم پراجیکٹ تربیلا کے پاس ۱۵ رفروری ۱۹۷۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تنخواہ، معیار، قابلیت و دیگر کوائف کے لئے نوائے وقت ۷ رفروری ۱۹۷۷ء ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

محترم ملک غلام فرید صاحب کی یاد میں

(بقیہ از صفحہ ۴)

بارہ میں ان کے پیش نظر تھے۔ قرآن کریم کے دو جلی احکام وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ اور قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔

وہ ایک ایسے باپ تھے جن میں شفقت بھی تھی اور صولت بھی۔ ان دو اوصاف عظیمہ نے ہم بہن بھائیوں پر لازوال اثر ڈالا۔ وہ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ تھے کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی میں جو حسن و جمال پیدا کیا وہ سب کا سب قرآن کریم سے اخذ کیا۔ وہ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ درحقیقت انہوں نے اپنے مکارم اخلاق اور اعلیٰ علمی ذوق سے ایک منور حلقہ پیدا کر رکھا تھا اور ان کے احباب ان کی صحبت میں ایک خاص روحانی سکون اور آسودگی محسوس کرتے۔ اب میں یہی کہہ سکتا ہوں ؎

تمہیں مردہ کہوں کیونکر کہ تم زندوں میں زندہ ہو
تمہاری نیکیاں زندہ تمہاری خوبیاں باقی

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم منور احمد صاحب خورشید مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کھاریاں کے چچا مکرم منظور احمد صاحب شاد اپنڈے سائٹس کے درد میں مبتلا ہیں نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔

۲- مکرم نذیر احمد صاحب منہاس رحیم یار خان لکھتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم عزیز اللہ صاحب منہاس ۱۳- گلشن اقبال کراچی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

۳- مکرم ظفر اقبال صاحب شمس واپڈا سرگودھا کے چچا مکرم محمد اکرام صاحب کو ایک ... مقدمہ میں ملوث کر دیا گیا ہے۔

۴- مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب قیام پور ضلع گوجرانوالہ کی اہلیہ محترمہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

۵- مکرم الحاج محمد شریف صاحب اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں کہ مکرم الحاج محمد علی صاحب فیضی کے بیٹے رشید احمد کو دماغی عارضہ لاحق ہو گیا ہے اور ان کی اہلیہ کو گرنے کی وجہ سے چوٹ آ گئی ہے۔ وہ خود بھی بلڈ پریشر اور آنکھوں میں موتیا اتر آنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب بیماروں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

گمشدہ اشیاء

میری ایک گھڑی کچھ عرصہ قبل کہیں جیب سے گر گئی۔ گھڑی کا ڈائل پیتل کا تھا اور رسٹ واچ تھی اور سٹریپ (Strap) سیاہ نائلن کا تھا۔ دوسری گھڑی کل جیب سے ہی گر گئی ہے۔ یہ بھی رسٹ واچ تھی۔ ڈائل سفید تھا۔ شیشہ شکستہ حالت میں تھا اور Strap چمڑے کا سخت اور مضبوط تھا۔ عینک بھی کسی جگہ گری یا کسی دکان پر رہ گئی ہے۔ جنہیں یہ اشیاء ملی ہوں عنایت فرمائیں۔

عبدالمجید خان آف ویرووال
دارالنصر غربی۔ ربوہ

بازیافتہ نقدی

مجھے کچھ نقدی مسجد "القمر" (محلہ دارالصدر غربی ربوہ) کی ملحقہ سڑک پر سے ملی ہے۔

جس دوست کی ہو نشانی بتلا کر حاصل کر لیں۔

محمد سلطان اکبر
صدر شعبہ عربی
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

شفتل اور بسیم سے ہونے والے اپھارہ سے جانور منٹوں میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس مہلک اپھارہ اور دیگر امراض سے
جانوروں کی حفاظت کا رسالہ
۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کے لئے ہمیں اور ہماری اگلی نسل کو انتہائی قربانیاں پیش کرنی چاہئیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جماعت کو نصیحت فرمائی کہ:-

"یہ احساس ہمیشہ زندہ اور بیدار رکھو کہ ہمارے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم جاری کی ہے۔ یہ مہم ہمارے زمانہ میں انتہائی نازک دور میں داخل ہو چکی ہے اس لئے ہمیں اور ہماری اگلی نسل کو انتہائی قربانیاں پیش کرنی چاہئیں"

حضور نے جب اس غرض کو پورا کرنے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کا اجراء فرمایا تو مخلصین جماعت نے دلی تڑپ اور جوش و ولولہ کے ساتھ وعدے لکھوائے اور اب وہ ان وعدوں کو پورا کرنے کے لئے مرحلہ وار ادائیگی کر رہے ہیں۔ تیسرا مرحلہ ۲۸ فروری سالِ رواں کو ختم ہو رہا ہے۔ یاد رکھیئے کہ اس تاریخ تک آپ نے ۳/۱۵ ادائیگی ضرور کر دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب وعدہ کنندگان کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تقریب شادی

میرے بیٹے کیپٹن شاہد احمد کی شادی مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۶ء کو منعقد ہوئی۔ برات شیخ عبدالرشید صاحب کے مکان واقع نارتھ ناظم آباد کراچی پہنچی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیز رشید احمد انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیہ نظم پڑھی۔ ازاں بعد عبدالرشید صاحب رشید گجراتی نے اپنی نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی جماعت کراچی نے رخصتی کی دعا کرائی۔

اگلے روز مورخہ ۲۱ دسمبر کو دعوتِ ولیمہ میرے مکان واقع اقبال ٹاؤن کراچی میں ہوئی جس میں جماعت کے متعدد احباب نے شرکت فرمائی۔

عزیزم شاہد احمد کا نکاح عزیزہ امۃ الحفیظ سلمہا بنت شیخ عبدالرشید صاحب ۲ دسمبر ۱۹۷۶ء کو مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پر مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ کراچی نے عیدگاہ میں پڑھا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت ہو۔ آمین (لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شیخ محمد شریف B.33۔ علامہ اقبال ٹاؤن۔ کراچی)۔

موصی صاحبان کے لئے ضروری اعلان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے اصحاب سے جو موصی ہیں گزارش ہے کہ دفتری ریکارڈ کو مکمل کرنے کے لئے ان کے متعلق مندرجہ ذیل کوائف کی ضرورت ہے:-

اگر انہوں نے اس سے قبل نظارت بہشتی مقبرہ کو یہ کوائف ارسال نہیں فرمائے تو اب اپنی اولین فرصت میں ارسال فرما دیں۔ اگر ایسے اصحاب بہت بوڑھے اور ضعیف العمر ہوں تو ان کے اقارب ان سے دریافت کر کے اور تحریر پر ان کے دستخط کروا کے ارسال فرما دیں۔

ا- تاریخ بیعت۔

ب- احمدیت کی حالت میں یا اپنے والدین کی احمدیت کی حالت میں ان کی حضور علیہ السلام سے ملاقات کب ہوئی؟ یا سب سے پہلے انہوں نے حضور علیہ السلام کو کب اور کہاں دیکھا؟ اس وقت کا اگر کوئی ایک واقعہ یا روایت یاد ہو تو وہ بھی لکھیں (مختصراً)

ایسے موصی اصحاب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں چھوٹے بچے تھے اگر انہوں نے اپنے والدین کی احمدیت کی حالت میں اپنے سنِ شعور میں حضور علیہ السلام کو دیکھا ہو اور اس زمانے کا کوئی بھی واقعہ یا روایت انہیں یاد ہو تو وہ دفتر کو لکھ بھیجیں۔ نیز تمام مندرجہ بالا کوائف سے بھی اطلاع دیں۔ دفتری ریکارڈ کو مکمل کرنے کے لئے ان کوائف کی ضرورت ہے۔

نوٹ:-

یہ تمام کوائف موصیوں کے اپنے دستخط کے ساتھ وہ یا ان کے اقرباء دفتر کو ارسال فرما دیں۔

کسی موصی کی وفات کے بعد ورثاء کی طرف سے ایسے کوائف قبول نہیں کئے جائیں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

قائدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے بجٹ کا از سرِ نو جائزہ لیں۔ اگر وصولی کا معیار تدریج سے کم ہو تو اس کو بلند کریں اور خدام الاحمدیہ کو مالی جہاد کی اہمیت بتائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ناظم آباد کراچی کا پانچواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ ناظم آباد کراچی کا پانچواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۸ء بروز اتوار بمقام مسجد احمدیہ کورنگی ٹاؤن کراچی میں منعقد ہوگا۔

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ناظم آباد۔ کراچی)

دعائے مغفرت

میرے خسر محترم مکرم سید محمد احمد شاہ صاحب ریٹائرڈ انجینئر پی۔ آئی۔ اے ابن محترم سید محمد اشرف صاحب مرحوم گیارہ ماہ کی علالت کے بعد ۴ فروری کو بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر بعمر قریباً ۷۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت نیک، دیندار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ ایک لڑکا اور دو لڑکیاں اپنے پیچھے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ (نعمت اللہ جتوئی لطیف آباد۔ حیدرآباد)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم چوہدری مہر دین صاحب آف دوبئی حال دارالیمن شرقی ربوہ کو چند ماہ سے شدید خارش کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(ملک بشیر احمد اعوان انسپکٹر مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

۲- میرے دوست مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان سابق مبلغ سیرالیون کو سائیکل سے گرنے کی وجہ سے دائیں گھٹنے پر شدید چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ احباب ان کی جلد صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔

(نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴